فضا قہقہوں سے لبریز ہوگئی ۔ طنز و مزاح کا ایک سیلاب تھا کہ مسکراہٹوں کو اپنے جلو میں لئے برآمد ہوا اور چہار اکناف میں پھیل گیا اور شاعروں اور مضمون نگاروں کا ایک پورے کا پورا گروہ طنز و مزاح کے حربوں سے معاشرے کی بدلتی ہوئی قدروں کو نشانہ تمسخر بنانے لگا ۔

یوں تو اودھ پنچ نے جو سجاد حسین کی مساعی سے منصہ شہود پر آیا تھا طنز و مزاح لکھنے والے شعرا کا ایک پورا حلقہ پیدا کیا جن میں شوق ۔ برق ۔ پشنث ۔ تربنگ مارک ۔ ہجر ۔ عرش ۔ لاابالی اور درجنوں دوسرے شعرا شامل تھے لیکن دیکھا جائے تو اس گروہ میں دو نام بہت زیادہ ابھرے ہوئے نظر آئیں گے ———— مولوی سید محمد عبدالغفور شہباز اور لسان العصر اکبر الہ آبادی ۔ شہباز کی شاعری کا طغرائے امتیاز اس کی بے ساختگی ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ وہ مذہب و ملت کو بھی بسا اوقات نشانہ طنز بناتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے گویا ۔ مذہب کی بعض سنگلاخ اقدار میں وہ لچک کے حامی تھے ۔ لیکن وہ بات کرتے وقت نہ صرف محتاط رہتے ہیں بلکہ بات کو ہلکے ہلکے مزاح سے ہم آہنگ کرکے یوں پیش کر دیتے ہیں کہ نشتریت میں قابل برداشت ملائمت آ جاتی ہے اور رد عمل کو تحریک نہیں ملتی ۔ علاوہ ازیں شہباز کے کلام میں تفکر کا رنگ غالب ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں مزاح کے عناصر زیادہ ابھرنے نہیں پائے ۔ البتہ شہباز کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کی ایک اہم خصوصیت یہ ضرور ہے کہ اس سے عامیانہ پن کی بو نہیں آتی